

آئیے علم التجوید پڑھیئے

تالیف

ابوتراب علامہ

ناصر الدین ناصر مدنی

باہتمام

محمد اعظم عطاری

برائے ایصال ثواب، محمد یوسف قادری

فن تجوید

سوال: فن تجوید کس علم کا نام ہے؟

جواب: فن تجوید اس علم کا نام ہے جس علم سے قرآن مجید کے حروف وکلمات کو صحت اور خوبی کے ساتھ پڑھنے کے قواعد معلوم ہو جاتے ہیں۔

سوال: علم تجوید کا موضوع کیا؟

جواب: اس کا موضوع قرآن مجید کے الفاظ و کلمات ہیں کیونکہ اس کے ذریعے قرآنی کلمات صحیح پڑھے جاتے ہیں۔

سوال: تجوید کے حقیقی معنیٰ کیا ہے؟

جواب: تجوید کے حقیقی معنیٰ خوبصورت اور پائدار بنانا ہے۔ چنانچہ اہل عرب جب کسی چیز کو مضبوط اور بہت ہی خوبصورت بنا ہوا دیکھتے ہیں تو بنانے والے کی تعریف میں کہتے ہیں جَوَّدَ الشَّیْءُ یعنی اس چیز کو بہت خوبصورت اور مضبوط بنایا۔

سوال: تجوید کی اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید کے الفاظ بلا نقص و زیادتی اور بغیر بناوٹ کے ہر حرف کو اس کے مخرج سے پوری صفات کے ساتھ ادا کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال: صفت کی تعریف کریں؟

جواب: جس انداز سے حرف ادا ہوتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔

سوال: مخرج کی تعریف بیان کریں؟

جواب: جس جگہ سے حرف نکلتا ہے اسے مخرج کہتے ہیں؟

سوال: لحن کی تعریف اور اقسام بیان کریں؟

جواب: تجوید کے خلاف حرف ادا کرنے کو لحن کہتے ہیں۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں

۱: لحن جلی   ۲: لحن خفی

سوال: لحن جلی کیا ہے؟

جواب: لحن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں۔ اس طرح پڑھنا گناہ ہے۔ لحن جلی چار صورتیں ہیں۔

۱ حرف کو حرف سے بدلنا، مثلاً ص کی جگہ س اور ح کی جگہ ہ پڑھنا۔ جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ پڑھ دیا۔

۲ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دیا۔ جیسے جَعَلْنَا کو جَعَلَنَا اور جَعَلَنَا کو جَعَلْنَا پڑھ دیا۔

۳ حرکت کو حرکت سے بدل دیا۔ جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ۔

۴ حرف کو گھٹا بڑھا دیا۔ جیسے لَمْ یَلِدْ کو لَمْ یَالِدْ اور لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ۔

سوال: لحن خفی کیا ہے؟

جواب: لحن خفی سے مراد چھوٹی غلطی ہے اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب صفت عارضہ میں غلطی کی جائے۔ مثلاً مفتوح را کو پُر پڑھنا تھا مگر باریک پڑھ دیا۔ یا ادغام قلب اور اخفاء میں غنّہ کرنا تھا اور نہ کیا۔ یہ معمولی غلطی ہے مگر اس سے بچنا ضروری ہے۔

تفخیم و ترقیق

سوال: تفخیم کس کو کہتے ہیں؟

جواب: تفخیم کے لغوی معنیٰ کسی کو بزرگ اور بڑا کرنا ہے اور اصطلاح قرا میں اس موٹی اور بھری آواز کو کہتے ہیں جو پُر ہو اور جس کے ادا کرنے میں منہ بھر جائے۔

سوال: ترقیق کسے کہتے ہیں؟ اور اس کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: ترقیق کے لغوی معنیٰ باریک اور پتلا کرنا ہے۔ اصطلاح قراء میں اس باریک باریک آواز کو کہتے ہیں جو پتلی اور چپٹی ہو جس سے حرف باریک پڑھا جائے۔

سوال: وہ کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔

جواب: کل انتیس حروف میں سات حروف ایسے ہیں جو ہر حالت میں پُر پڑھے جاتے ہیں۔ خ. ص. ض. ط. ظ. غ. ق۔

سوال: ان سات حروف کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ان سات حروف کو حروفِ مستعلیہ کہتے ہیں۔

سوال: وہ کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں؟

جواب: حروفِ مستعلیہ اور الف، لام، را کے علاوہ باقی تمام حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

ب، ت، ث، ج، ح، د، ذ، ز، س، ش، ع، ف، ک، م، ن، و، ہ، ء، ی

الف کی تفخیم و ترقیق کے قواعد

سوال: الف کے تفخیم اور ترقیق کے قواعد بیان کیجیے؟

جواب: الف ہمیشہ اپنے ماقبل کا تابع ہوتا ہے اگر ماقبل حرف باریک ہو تو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے اور اگر ماقبل حرف پُر ہو تو الف بھی پُر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے قَالَ میں پُر اور مَالِکُ میں باریک۔

لام کی تفخیم و ترقیق قواعد

سوال: لام کے قوعد بیان کیجیے؟

جواب: لفظ اللہ کا لام جب کہ اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھا جاتا ہے اور اگر اس لام سے پہلے حرف پر زیر ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے۔ لفظ ''اَللّٰہ'' کے لام کے علاوہ سب لام باریک پڑھے جائیں گے۔

زبر کی مثالیں	زیر کی مثالیں	پیش کی مثالیں
اِنَّ اللّٰہَ	بِسْمِ اللّٰہِ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
وَاللّٰہُ	لِلّٰہِ	قَالُوا اللّٰھُمَّ
فَاللّٰہُ	بِاللّٰہِ	
مِنَ اللّٰہِ	قُلِ اللّٰھُمَّ	

راکے تفخیم و ترقیق کے احکام

سوال: رامتحرک کا حکم بیان کریں؟

جواب: راپراگرزبریا پیش ہوتو پُر پڑھا جائے گا۔اوراگر راپرزیر ہوتو باریک پڑھا جائے گا۔

سوال: رامشدّد کا حکم بیان کریں؟

جواب: رامشدد پراگر زبر یا پیش ہوتو پُر پڑھا جائے گا اوراگر رامشدد پرزیر ہوتو باریک پڑھا جائے گا۔

سوال: راساکن ماقبل متحرک کا حکم بیان کریں؟

جواب: راساکن سے پہلے اگرزبر یا پیش ہو یا عارضی زیر ہو یا زیرایک کلمے میں نہ ہو یعنی دوسرے کلمے میں ہو، یا زیر ہواوررا کے بعد حروف مستعلیہ اسی کلمے میں ہوتو یہ تمام راپُر پڑھے جائیں گے۔لیکن اگر راساکن سے پہلے زیر ہو یا زبر ہواور راساکن کے بعد حروف مستعلیہ دوسرے کلمے میں ہوتو یہ دونوں را باریک پڑھی جائیں گی۔

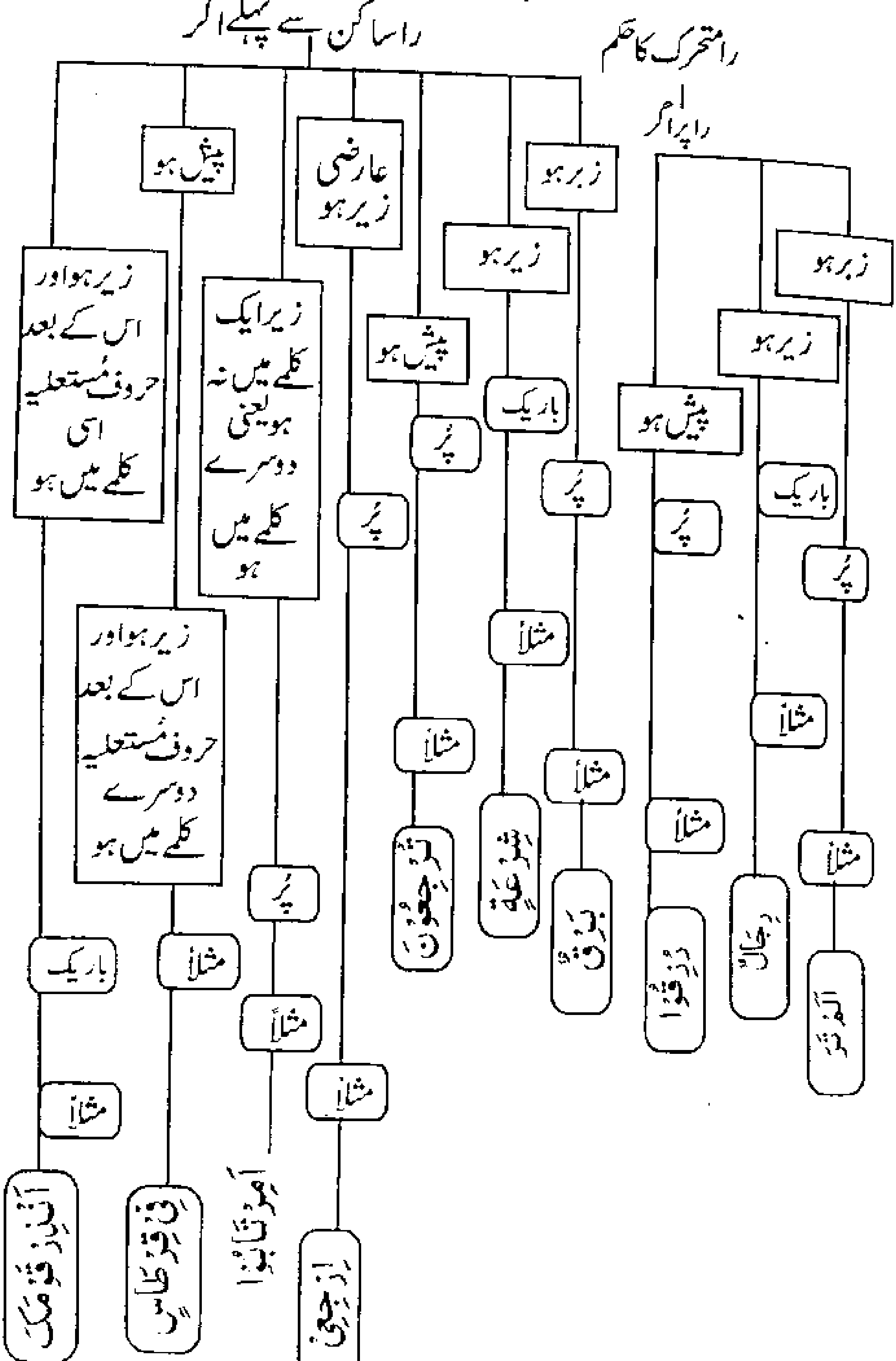
سوال: راساکن ماقبل ساکن کا حکم بیان کریں؟

جواب: راساکن سے پہلے اگر غیر یائے ساکنہ ہواوراس سے پہلے زیر یا پیش ہوتو یہ راپُر پڑھا جائے گا۔راساکن سے پہلے یائے ساکنہ ہو یا غیر یائے ساکنہ ہواوراس سے پہلے زبر ہوتو یہ دونوں را باریک پڑھی جائیگی۔

سوال: رائے ممالہ کا حکم بیان کریں؟

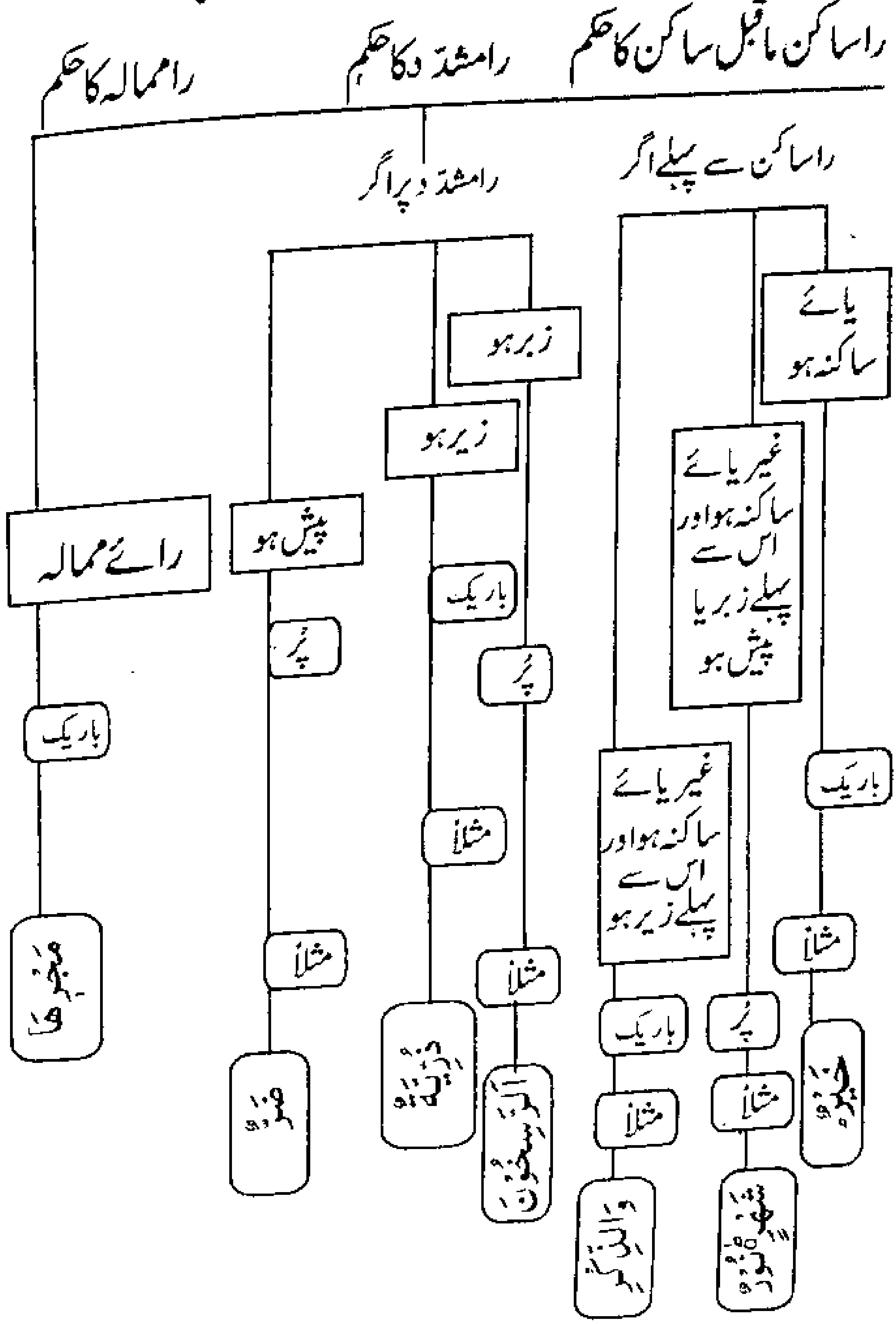
جواب: رائے ممالہ وہ ''را'' ہے جس میں امالہ کیا گیا ہو یہ را باریک پڑھی جاتی ہے۔امالہ کے لغوی معنیٰ مائل کرنا ہے اوراصطلاح تجوید میں الف کو یا اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو کہتے ہیں۔رائے ممالہ کی را کو قطرے، ہمارے، ستارے کی را کی طرح پڑھیں گے۔

را کی تفخیم و ترقیق کے احکام



فِرْقٍ کی راکو پُر اور باریک پڑھنا دونوں جائز ہے۔

را کی تفخیم و ترقیق کے احکام



رائے ممالہ کی را کو اس طرح پڑھیں گے مثلاً قطرے، ستارے، ہمارے

ن ساکن اور تنوین کے قواعد

ن ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں۔

۱}اظہار ۲}اِدغام ۳}اقلاب ۴}اخفاء

نون ساکن اور تنوین کا فرق

ساکن نون	تنوین نون
وہ نون ساکن جو لکھا جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے	وہ نون ساکن جو لکھا نہیں جاتا مگر پڑھا جاتا ہے۔
نون ساکن کلمے کے درمیان میں بھی آ سکتا ہے	یہ کلمے کے آخر میں آتا ہے درمیان میں نہیں آتا۔
نو ساکن وقف میں بھی پڑھا جاتا اور وصل میں بھی	یہ وصل میں پڑھا جاتا اور وقف کی صورت میں دو زبر ہوں تو الف سے بدل جاتا ہے اور دو زیر دو پیش کی صورت میں حذف ہوجاتا ہے۔

اظہار

سوال: اظہار کے لغوی معنیٰ ظاہر کریں؟

جواب: نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں اظہار ہوگا یعنی غنہ نہیں کریں گے اور حرف کو اس کے مخرج سے صل کے ادا کریں گے۔

اظہار کی مثالیں

ء	اَجَلٍ مِنْ	اُخْرٰی مَرَّ	اَلْفَافًا جَنّٰتٍ	اَلِيْمٌ عَذَبٌ
ہ	هٰذَا اِنْ	هَدَيْنَا كُلًّا	هَادٍ قَوْمٍ	هِيَ سَلٰمٌ
ع	اَنْعَمْتَ	عَظِيْمًا اَجْرًا	عَالِيَةٍ جَنَّةٍ	عَزِيْزٌ قَوِيٌّ

ح	حَیْثُ مِنْ	حَسَنًا قَرْضًا	حَمِئَةٍ عَیْنٍ	حَلِیْمٌ غَنِیٌّ
غ	یُنْغِضُوْنَ	غِلَاظٌ مَلٰٓئِکَةٌ	غَیْرُہٗ اِلٰہٍ	غَدَقًا مَآءً
خ	خَیْرٌ مِنْ	خُضْرًا اِثِیَابًا	خَیْرًا ذَرَّۃٍ	خَبِیْرٌ عَلِیْمٌ

سوال: حروف حلقی کتنے ہیں؟

جواب: حروفِ حلقی چھ حروف ہیں۔

سوال: حروفِ حلقی کون سے ہیں؟

جواب: ء، ھ، ع، ح، غ، خ

سوال: حروف حلقی کو حلقی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہ یہ حروف حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

سوال: تو کیا ان سب حروف کا مخرج ایک ہی ہے؟

جواب: جی نہیں حلق کے تین حصے ہیں۔

۱: حلق کے نیچے والا حصہ ۲: حلق کے درمیان والا حصہ ۳: حلق کے اوپر والا حصہ

سوال: حلق کے نیچے والے حصے سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

جواب: حلق کے نیچے والے حصے سے دو حروف ء اور ھ ادا ہوتے ہیں۔

سوال: حلق کے درمیان والے حصے سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

جواب: حلق کے درمیان والے حصے سے دو حروف ع اور ح ادا ہوتے ہیں۔

سوال: حلق کے اوپر والے حصے سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

جواب: حلق کے اوپر والے حصے سے دو حروف غ اور خ ادا ہوتے ہیں۔

مد اور اس کی اقسام

سوال: مد کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہیں؟ بیان کیجیے۔

جواب: مد کے لغوی معنیٰ اَلْمَطُّ وَالزِّیَادَۃُ یعنی درازی اور زیادتی کے ہیں۔ اور اصطلاح تجوید میں حروفِ مدہ یا لین پر آواز کے دراز کرنے کو مد کہا جاتا ہے جب کہ ان کے بعد اسبابِ مدہ میں سے کوئی سبب پایا جائے۔

سوال: جس حرف پر مد ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر مد ہو اس کو مَمْدُود کہتے ہیں۔ مثلاً الف پر اگر مد ہو تو اسے الف ممدودہ کہیں گے۔

سوال: مد کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب: مد کی تین حالتیں ہیں۔ ۱: طول ۲: توسط ۳: قصر

سوال: ہر ایک کی درازی کی مقدار بیان کیجیے؟

جواب: طول کی مقدار: تین الف یا چھ حرکتوں کے برابر ہے اور بعض نے طول میں پانچ الف کی مقدار بھی لکھی ہے مگر پہلے قول کو ہی فوقیت دی جاتی ہے۔

توسط کی مقدار: دو الف یا چھ اور دوسرے قول پر تین الف مگر مختار قول اول ہی ہے۔

قصر کی مقدار: ایک الف یا دو حرکت کے برابر ہے۔

سوال: ایک الف کی مقدار بیان کیجیے؟

جواب: ایک الف کی مقدار ماہرین کے نزدیک بند انگلی کو نہ بہت آہستہ اور نہ بہت جلدی کھولنے یا اسی طرح بند کرنے میں جس قدر دیر لگتی ہے یہ ایک الف کا اندازہ ہے۔

سوال: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مد کی دو قسمیں ہیں۔

۱: مد اصلی ۲: مد فرعی

سوال: مد اصلی کس مد کو کہتے ہیں؟

جواب: اگر دو حرف مدہ کے بعد مد کا کوئی سبب نہ ہو تو اس کو مد اصلی طبعی یا ذاتی کہتے ہیں جیسے اُوْتِيْنَا اور نُوْحِيْهَا میں

سوال: مد فرعی کس مد کو کہتے ہیں؟

جواب: حروف مدہ یا لین کے بعد مد کا سبب پایا جائے تو اس کو مد فرعی کہتے ہیں۔

سوال: سبب مد کیا ہیں اور کتنے ہیں؟

جواب: اسبابِ مد دو ہیں۔ ۱: ہمزہ ۲: سکون

سوال: مد فرعی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مد فرعی کی چار قسمیں مشہور ہیں۔

۱: مد متصل ۲: مد منفصل ۳: مد عارضی ۴: مد لازم

مد متصل

سوال: مد متصل کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو جس میں حروفِ مدہ تو اس کو مد متصل کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ، اُولٰٓئِکَ، مَلٰٓئِکَةُ وغیرہ۔ اس کو مد واجب بھی ہیں کیونکہ تمام قراء کے نزدیک یہ مد واجب ہے۔

سوال: مد متصل کو مد متصل کیوں کہتے ہیں؟

جواب: مد متصل کو مد متصل اس لیے کہتے ہیں کہ شرط مد اور سبب مد دونوں ایک ہی کلمے میں متصل یعنی پاس پاس ہوتے ہیں۔

سوال: اس کی مقدار کیا ہے؟

جواب: اس کی مقدار دو الف اور ڈھائی الف۔ یعنی چار اور پانچ حرکت کے برابر ہے۔

مدمنفصل

سوال: مد منفصل کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اگر حرف مدہ کے بعد دوسرے کلمے میں ہمزہ ہو اس کو مد منفصل کہتے ہیں اس کا دوسرا نام مد جائز بھی ہے، مد منفصل کی مثال وَمَآاُنْزِلَ، تُوْبُوْآاِلَى اللّٰهِ وغیرہ

سوال: اس کی مقدار کیا ہے؟

جواب: اس کی مقدار دو الف یا ڈھائی الف یعنی چار یا پانچ حرکات ہے۔

سوال: اس کا نام مد جائز کیوں رکھا گیا؟

جواب: اس کا نام مد جائز اس لیے رکھا گیا کہ اس میں مد و قصر دونوں جائز ہیں۔ اس لیے قراء سبعہ وغیرہ میں سے بعض اس میں قصر کے ساتھ مد کرتے ہیں اور بعض طول کے ساتھ۔

سوال: اس کو مد منفصل کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس کو مد منفصل اس لیے کہتے کہ اس میں شرط مد پہلے کلمے کا آخری حرف ہے اور سبب مد دوسرے کلمے کا پہلا حرف ہے یعنی شرط اور سبب دونوں میں انفصال ہے۔

سوال: کیا ان مدات میں کچھ مستثنیات بھی ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ اگر پہلے کلمے کا آخری حرف شرط مد ہو اور دوسرے کلمے کی ابتدا میں ہمزہ تو ہو مگر وہ ہمزہ اصلی نہ ہو ہمزہ وصلی ہو یعنی وہ ہمزہ جو اتصال کے لیے آتا ہے تو ایسی صورت میں مد نہیں ہوگا۔

جیسے وَاِذَاالنُّجُوْمُ. اِذَاالشَّمْسُ. وَاِذَاالْجِبَالُ. وَاِذَاالْعِشَارُ

مدعارض

مد کا سبب سکون ہونے کی صورت میں اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱: مد عارض ۲: مد لازم

سوال: مد عارض کس مد کو کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرف مدہ یا لین کے بعد سکون عارضی ہو یعنی اصل میں تو حرف متحرک ہوتا ہے مگر وقف کرنے کی وجہ سے اس کو ساکن کر دیا جاتا ہے تو پہلی کی مد عارض اور دوسری کو مد لین عارض کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْن، بِرَبِّ النَّاس، هُمُ الْمُفْلِحُوْن

سوال: اس کی مقدار بیان کیجیے؟

جواب: مد عارض اور لین میں طول، توسط اور قصر ہوتا ہے مگر مد عارض میں طول اولیٰ اس کے بعد توسط اور اس کے بعد قصر مگر مد لین عارض میں قصر اولیٰ اس کے بعد توسط اور اس کے بعد طول کا درجہ ہے۔

سوال: سورۃ آل عمران کی ابتدا میں جو الٓمّٓ اللّٰهُ ہے اس کو کس طرح ادا کرنا چاہیئے؟

جواب: اس کو ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

۱: دونوں کو ملا کر پڑھنا چاہیں تو دو وجہوں سے ان کا پڑھنا جائز ہے۔

۱: ایک تو یہ کہ میم قصر کے ساتھ اللہ کے ل کو ملائیں یعنی م کو زیادہ نہ کھینچیں۔ مثلاً الٓمّٓ کو الف لآم . مِیْمَ اللّٰهُ یعنی ل کھینچیں اور م کو نہ کھینچیں۔

۲: دوسری یہ م کے طول کے ساتھ اللہ کے ل کو ملائیں یعنی حرف م کو تین الف کے برابر کھینچ کر مد کے آخر میں ل سے ملائیں۔ مثلاً الف لام جب اس میم پر دونوں ہونٹ آپس میں مل جائیں تو اسی طرح :اپنی آواز کو روکے می کو تین الف کے برابر کھینچ کر مَ اللّٰه کو ادا کریں ان دونوں صورتوں میں میم کو ہمیشہ فتحہ دے کر پڑھا کریں ان دونوں صورتوں میں پڑھنے اور مد کے ساتھ ملانے سے اللہ کا الف جو ہمزہ وصل ہے گر جاتا ہے۔

۲: ایک یہ بھی ہے کہ اگر م پر وقف کرنا چاہیں تو یہ مذکورہ بالا وجہیں نہ ہوں گی یعنی قصر اور توسط صرف طول کے ساتھ م ادا کی جائے گی اور اس پر سانس توڑ کر اللہ دوسری سانس سے ادا کیا جائے گا۔

مدلازم

سوال: مدلازم کس مد کو کہتے ہیں؟

جواب: اگر حرف مدہ یا لین کے بعد سکون اصلی (وقف و وصل کی صورت میں بھی قائم رہے) ہو تو پہلی کو مدلازم اور دوسری کو مدلین لازم کہتے ہیں۔

سوال: مدلازم کی مقدار بیان کیجیے؟

جواب: مدلازم کی تمام اقسام میں طول ہوگا۔

سوال: مدلین لازم کی مقدار بیان کیجیے؟

جواب: مدلین لازم میں طول، توسط اور قصر ہوتا ہے اس مد میں طول اولیٰ ہے اس کے بعد توسط اور پھر قصر کا درجہ ہے۔

سوال: مدلازم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مدلازم کی چار قسمیں ہیں۔

۱: مدلازم کلمی مخفف ۲: مدلازم کلمی مثقل ۳: مدلازم حرفی مخفف ۴: مدلازم حرفی مثقل

مدلازم کلمی مخفف

سوال: مدلازم کلمی مخفف کی تعریف بیان کیجیے؟

جواب: مدلازم کلمی مخفف اس مد کو کہتے ہیں جس میں حرف مد اور سکون اصلی ایک کلمہ میں ہوں علیحدہ اور الگ کلمہ نہ ہو جیسے آٰلْـٰٔنَ اس کی ہی ایک مثال ہے جو سورۃ یونس میں دو مرتبہ آئی۔

سوال: اس کو مدلازم کلمی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہتے ہیں کہ حرف مد کے بعد سکون اصلی ایک ہی کلمہ میں واقع ہوا ہے جس

سوال: اور کلمی مخفف کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس کو کلمی مخفف اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر تشدید نہیں ہے بلکہ سکون ہے جو ہلکا پڑھا جاتا ہے۔

مدلازم کلمی مثقل

سوال: مدلازم کلمی مثقل کی تعریف بیان کیجیے؟

جواب: اگر کلمے میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی تشدید کے ساتھ ہو تو اس کو مدلازم کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے تُحَآضُّوْنَ. اَتُحَآجُّوْنِّیْ. اَلصَّآخَّةُ

سوال: اس مد کو کلمی مثقل کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس کو کلمی مثقل اس لیے کہتے ہیں کہ اس حرف مد کے بعد جو حرف ہے وہ مشدد ہے اور ذرا سختی سے ادا ہوتا ہے جیسے تشدید کے ادا کرنے کا طریقہ ہے۔

مدلازم حرفی مخفف

سوال: مدلازم حرفی مخفف کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اگر حرف میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہو تو اس کو مدلازم حرفی مخفف کہتے ہیں۔ مثلاً الٓمّٓ. اور طٰسٓمٓ کی م یعنی حرف ایسا ہو کہ اس میں حرف مد بھی سکون اصلی بھی۔ مثلاً نٓ. صٓ. وغیرہ کہ ان کے تلفظ نُوْن (نُ وْ نْ) صَآدْ (صَ ا دْ) وغیرہ

ادغام

سوال: ادغام کے معنٰی کیا ہیں؟

جواب: ادغام کے معنٰی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کر دینا یا ملا دینا۔

سوال: ادغام کی تعریف بیان کریں؟

جواب: نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یرملون میں سے کوئی حرف آ جائے تو

ادغام ہوگا۔

سوال: حروف یرملون کتنے ہیں؟

جواب: حروف یرملون چھ ہیں۔ ی، ر، م، ل، و، ن

سوال: ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ادغام کی دو قسمیں ہیں۔ ۱: ادغام مع الغنہ ۲: ادغام بلاغنہ

سوال: غنہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: غنہ اس آواز کو کہتے ہیں جو خیشوم یعنی ناک کی جڑ میں سے نکلے۔

سوال: ادغام مع الغنہ کے کتنے حرف ہیں؟

جواب: ادغام مع کے چار حرف ہیں۔ ی، و، ن، م

سوال: ادغام بلاغنہ کے کتنے حرف ہیں؟

جواب: ادغام بلاغنہ کے دو حرف ہیں۔ ل، ر

ادغام مع الغنہ کی مثالیں

ی	لَنْ یَّضْرِبَ	اٰمِنًا یَّوْمَ	خَیْرٍ یُّوَفَّ	سَلاَمٌ یَّسْتَمِعُوْن
و	مِنْ وَّالٍ	شَیْئًا وَّلَا	نُصُبٍ وَّعَذَابٍ	ظُلُمٰتٌ وَّبَرْق
م	مِنْ مَّعِیْن	قَلِیْلًا مِّنْکُمْ	خَصِیْمٌ مُّبِیْن	صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم
ن	لَنْ نُّؤْمِنُ	صٰلِحًا نُّؤْتِهَا	شَیْءٍ نُّکُرٍ	بَاخِعٌ نَّفْسَکَ

ادغام بلاغنہ کی مثالیں

ل	وَلٰکِنْ وَلَا کِلاَ	قَوْمًا لُّدًّا، قَوْمَلُّدًّا	مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ، مَنَّاعِلِّلْخَیْر	خَیْرٌ لَّکُمْ خَیْرُلَّکُمْ

ر	اَنْ رَّاهُ	اَخَذَةً رَّابِيَةً	ثَمَرَةٍ رِّزْقًا	غَفُوْرٌ رَّحِيْم
	اَرَّاهُ	اَخْذَةً رَّابِيَةً	ثَمَرَةٍ رِّزْقًا	غَفُوْرٌ رَّحِيْم

سوال: ادغام مع الغنہ کی بارے میں کچھ اور بیان کریں؟

جواب: ادغام مع الغنہ دو کلمے کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ یعنی نون ساکن یا نون تنوین اور حرف ادغام ایک لفظ میں نہیں ہوتے تے دو لفظوں میں قریب ہوتے ہیں۔ پہلے لفظ کا آخری حرف نون ہوتا ہے اور دوسرے کا پہلا حرف حرف ادغام ہوتا ہے۔

۲: ادغام کا حرف مشدد ہوتا ہے یعنی اس پر تشدید ہونا ضروری ہے۔

سوال: اگر نون اور حرف ادغام بلا تشدید دونوں ایک ہی لفظ میں ہوں تو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیئے؟

جواب: ان کو اظہار کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ اس کی پورے قرآن میں صرف چار مثالیں ہیں۔ دُنْيَا، صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ، قِنْوَانٌ

سوال: ادغام بلاغنہ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب: اس کو ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نون ساکن یا نون تنوین کے مابعد "ل" یا "ر" ان دونوں حرفوں میں سے کوئی بھی حرف آ جائے تو اس نون کا اس حرف سے پورا ادغام کریں گے۔ یعنی ایسے ملا دیں گے کہ نون کی آواز بالکل غائب ہو جائے گی۔

سوال: کیا اس قاعدے سے کچھ مستثنیٰ بھی ہے؟

جواب: پورے قرآن میں صرف ایک جگہ اس قاعدے سے ہٹ کر اظہار کریں گے۔ وہ مقام سورۂ قیامہ میں مَنْ رَاقٍ ہے کہ یہاں نون ساکن کے بعد "ر" ہونے کے باوجود اظہار کریں گے۔

اخفاء

سوال: اخفاء کے معنیٰ کیا ہیں؟

جواب: اخفاء کے معنیٰ پوشیدہ کرنے اور چھپانے کے ہیں۔

سوال: اخفاء کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں اظہار، ادغام کی درمیانی حالت کو اخفاء کہتے ہیں۔ یعنی نون ساکن اور نون تنوین کے بعد جب حروفِ حلقی، حروفِ یرملون، الف اور با کے سوا باقی حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء ہوگا۔ یعنی نون ساکن اور نون تنوین کو اس کے مخرج سے اس طرح پڑھنا کہ زبان نون کے مخرج تک نہ پہنچے البتہ قریب ہو جائے اور غنہ ایک الف کے برابر ہوتا ہے۔

سوال: یہ تو مشکل تعریف ہے کوئی آسان تعریف بیان کریں؟

جواب: نون ساکن اور تنوین کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں پر اخفاء یعنی غنہ کرکے پڑھیں گے۔ پندرہ حروف یہ ہیں۔

ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک،

اخفاء کی مثالیں

حرف	ایک کلمہ میں	دو کلموں میں	نون مفتوح	نون مکسور	نون مضموم
ت	اَنْتُمْ	فَمَنْ تَبِعَ	فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ	جَنّٰتٍ تَجْرِیْ	حَیَّةٌ تَسْعٰی
ث	اُنْثٰی	فَمَنْ ثَقُلَتْ	قَوْلًا ثَقِیْلًا	ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ	خَیْرٌ ثَوَابًا
ج	اَنْجٰىكُمْ	اَنْ جَآءَ	سِرَاجًا جَمِیْلًا	خَلْقٍ جَدِیْدٍ	فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ
د	اَنْدَادًا	مِنْ دُوْنِ	كَاْسًا دِهَاقًا	لِكُلٍّ دَرَجٰتٍ	ضُرٌّ دَعَانَا

ذ	تُنْذِرْهُمْ	مَنْ ذَا الَّذِیْ	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ	ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثٍ	بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ
ز	اَنْزَلَ	مِنْ زَقُّوْمٍ	صَعِیْدًا زَلَقًا	یَوْمَئِذٍ زُرْقًا	
س	تَنْسَوْنَ	مِنْ سُنْدُسٍ	قِیْلًا سَلٰمًا	شَیْئٍ سَبَبًا	فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
ش	نُنْشِزُهَا	عَنْ شَیْئٍ	اِذًا شَطَطًا	نَفْسٍ شَیْئًا	بَاْسٌ شَدِیْدٌ
ص	یُنْصِرُوْنَ	مِنْ صَلْصَالٍ	قَوْمًا صٰلِحِیْنَ	رِیْحٍ صَرْصَرٍ	بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ
ض	مَنْضُوْدٍ	مَنْ ضَلَّ	عَذَابًا ضِعْفًا	لِكُلٍّ ضِعْفٌ	ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ
ط	اِنْطَلِقُوْا	مِنْ طَیِّبٰتِ	ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً	سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا	قَوْمٌ طَاغُوْنَ
ظ	تَنْظُرُوْنَ	اِنْ ظَنَنْتُمْ	ظِلًّا ظَلِیْلًا	نَفْسٍ ظُلُمٰتٍ	
ف	یُنْفِقُوْنَ	فَاِنْ فَاتُوْا	مَآءً افُرَاتًا	سَفَرٍ فَعِدَّةٌ	بَیْعٌ فِیْهِ
ق	یُنْقَضُوْنَ	مِنْ قَوْمٍ	ثَمَنًا قَلِیْلًا	فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ	فَتْحٌ قَرِیْبٌ
ک	مِنْكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ	مَكْرًا كُبَّارًا	بَدَمٍ كَذِبٍ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ

اقلاب

سوال: اقلاب کی تعریف بیان کریں؟

جواب: نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حرف ب آ جائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء کریں گے۔ یعنی غنہ کر کے پڑھیں گے۔ اس کو اقلاب کہتے ہیں۔

سوال: اقلاب کے کتنے حرف ہیں؟

جواب: ایک ہی حرف ہے اور وہ ''ب'' ہے۔

اقلاب کی مثالیں

نون ساکن کی مثالیں		تنوین کی مثالیں		
لَیُنْبَذَنَّ	لَیُمْبَذَنَّ	غُرْفَةٌ بِیَدِهٖ	غُرْفَتَمْ بِیَدِهٖ	

مِنْ بَیْنَ	مِمْ بَیْنَ	شِقَاقٍ بَعِیْد	شِقَاقِمْ بَعِیْد	
		عَوَانٌ بَیْنَ	عَوَانُمْ بَیْنَ	

میم ساکن کے احکام

سوال: میم ساکن کو ادا کرنے کے قواعد کتنے ہیں؟

جواب: میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔

۱: ادغام ۲: اخفاء ۳: اظہار

سوال: یہ نام تو پہلے بھی گزر چکے ہیں ان میں امتیازی حیثیت کیا ہے؟

جواب: قراء نے فرق کے لیے ان کے ناموں کے آگے شفتہ کا اضافہ کیا ہے یعنی ادغامِ شفوی، اخفائے شفوی، اظہارِ شفوی

سوال: قراء نے فرق کے لیے شفوی کا لفظ کیوں استعمال کیا؟

جواب: عربی میں شفتہ ہونٹ کو کہتے ہیں کیونکہ ان قواعد سے متعلق حرفوں کا تعلق ہونٹ سے ہے اس لیے ان کا نام شفوی رکھا گیا۔

سوال: ادغامِ شفوی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: میم ساکن کے بعد اگر دوسری میم آجائے تو ادغام مع الغنہ ہوگا اور اس ادغام کو ادغامِ شفوی کہتے ہیں۔

سوال: اخفائے شفوی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اگر میم ساکن کے بعد ب آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر پڑھتے ہیں اسے اخفائے شفوی کہتے ہیں۔ مثلاً وَمَاھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔

سوال: اظہارِ شفوی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اگر میم ساکن کے بعد با، میم اور الف کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار شفوی ہوگا۔ یعنی میم کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ مثلاً اَلَمْ نَشْرَحْ

قلقلہ

سوال: قلقلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قلقلہ کے معنی جوش اور بے قراری اور اچھال کے ہیں اور اصطلاحِ قراء میں حروفِ ساکنہ کو ادا کرتے وقت آواز میں ذراسی اچھال پیدا کرنا قلقلہ کہلاتا ہے۔ جس طرح گیند کو زمین پر مارنے سے فوراً اچھل جاتی ہے۔

سوال: حروفِ قلقلہ کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب: حروف قلقلہ پانچ ہیں۔ ق، ط، ب، ج، د۔ جن کا مجموعہ قطب جد ہے۔

سوال: قلقلہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: قلقلہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱: قلقلہ صغریٰ ۲: قلقلہ کبریٰ

اگر حروف قلقلہ ساکن ہوں تو قلقلہ صغریٰ ہوگا۔

اگر حروف قلقلہ مشدد ہوں تو قلقلہ کبریٰ ہوگا۔

سوال: قلقلہ ہر وقت ایک جیسا ہوگا یا کچھ کمی زیادتی ہوگی؟

جواب: حروفِ قلقلہ مشدد ہوں تو وقف کی حالت میں سب سے زیادہ قلقلہ ہوگا۔ جیسے بِالْحَقِّ۔

۲: اس سے کم بلا مشدد وقف کی حالت میں جیسے بَعِیْدُ

۳: اس سے بھی کم جب یہ حروف ساکن ہوں اور حالت وقف نہ ہو۔

حروفِ قمریہ

سوال: حروفِ قمریہ کتنے اور کون کون سے ہیں نیز اس کی تعریف بیان کریں؟

جواب: جن حروف سے پہلے لام تعریف پڑھا جائے تو ان حروف کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔

حروف قمریہ چودہ ہیں۔

ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی

جیسے

ا: اَلْاٰنَ	ب: اَلْبُخْل	ج: بِالْجُنُوْدِ	ح: اَلْحَسَنَة
خ: اَلْخَآئِبِیْن	ع: اَلْعَلِیْ	غ: اَلْغُرُوْد	ف: اَلْفَائِزُوْن
ق: اَلْقَانِتِیْن	ک: اَلْکَوْثَر	م: اَلْمُحْسِنَات	و: اَلْوَاقِعَة
ہ: اَلْهِلَال	اَلْیَوْم		

سوال: حروفِ شمسیہ کی تعریف بیان کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ حروفِ شمسیہ کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب: جن حروف سے پہلے لام تعریف نہ پڑھا جائے بلکہ وہ اپنے بعد والے حرف میں مدغم ہو جائے تو ان کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔ ان کی تعداد بھی چودہ ہے۔

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن

ت: اَلتَّائِبُوْنَ	ث: اَلثَّاقِب	د: اَلدَّاعِیْ	ذ: وَالذّٰارِیَات
ر: اَلرَّحْمٰن	ز: اَلزَّیْتُوْن	س: اَلسَّالِکِیْن	ش: اَلشَّمْس
ص: وَالصَّافَّات	ض: اَلضَّالِّیْن	ط: اَلطَّارِق	ظ: اَلظَّالِمِیْن

ل: اَللّٰهُ	ن: النَّجْم		

سکتہ

سوال: سکتہ کی تعریف کریں؟

جواب: سکتہ اس حالت کا نام ہے کہ اپنی آواز روک کر سانس لیے بغیر آگے پڑھنا یعنی آواز بند ہو جائے سانس جاری رہے۔

حروف مقطعات

قرآن کریم کی چند سورتوں کی ابتدا ایسے لفظوں سے ہوئی ہے جن کو ملا کر نہیں پڑھا جاتا۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ اس لیے مناسب سمجھا کہ ان کو جو صحیح تلفظ ہے وہ ان کے نیچے لکھ جائے تا کہ اس طریقے سے تلاوت کریں اور غلط خوانی سے محفوظ رہیں۔

صٓ صَآد	قٓ قَآف	نٓ نُوْنْ	حٰمٓ حَامِیْمْ	طٰهٰ طَا ہَا
یٰسٓ یَاسِیْنْ	طٰسٓمٓ طَاسِیْمْ مِیْمْ	الٓرٰ اَلِفْ لَآمْ رَا	الٓمّٓرٰ اَلِفْ لَآمْ مِیْمْ رَا	الٓمّٓ اَلِفْ لَآمْ مِیْمْ
عٓسٓقٓ عَیْنْ سِیْنْ قَآفْ	كٓهٰيٰعٓصٓ کَافْ ہَا یَا عَیْنْ صَآدْ	الٓمّٓصٓ الف لَآمْ مِیْمْ صَادْ	طٰسٓ طَا سِیْنْ	

حروف مقطعات کو پڑھنے میں ذیل میں دی گئی باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

۱: مد کی مقدار پوری طرح ادا کریں۔

۲: جہاں میم مشدد ہو وہاں غنہ کریں۔

۳: كٓهٰيٰعٓصٓ میں عین کے نون عٓسٓقٓ میں عین اور سین کے نون کو اخفاء کر کے پڑھیں گے۔ یعنی غنہ کریں گے۔

۴: کھڑی حرکات کا بھی خوب خیال رکھیں گے یعنی انہیں ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھیں گے۔

۵: طٰسٓمٓ میں سین کے نون کو میم میں یرملون کے قاعدے کے مطابق ادغام مع الغنہ کر کے پڑھیں گے۔

وقف لازم

نمبر شمار	پارہ	رکوع	سورۃ	آیت	نمبر شمار	پارہ	رکوع	سورۃ	آیت
۱	۱	۲	بقرۃ	۸	۲	۱	۳	بقرہ	۲۶
۳	۲	۱	بقرۃ	۱۴۵	۴	۲	۱۰	بقرۃ	۲۱۲
۵	۲	۱۶	بقرۃ	۲۴۶	۶	۳	۱	بقرۃ	۲۵۳
۷	۳	۳	بقرۃ	۲۵۸	۸	۳	۶	بقرۃ	۲۷۵
۹	۳	۹	آل عمران	۷	۱۰	۴	۸	آل عمران	۱۷۰
۱۱	۴	۱۰	آل عمران	۱۸۱	۱۲	۵	۱۵	النساء	۱۱۸
۱۳	۶	۳	النساء	۱۱۸	۱۴	۶	۵	المآئدہ	۲
۱۵	۶	۹	المائدہ	۲۷	۱۶	۶	۱۲	المائدہ	۵۱
۱۷	۶	۱۳	المائدہ	۶۴	۱۸	۶	۱۴	المائدہ	۷۳
۱۹	۷	۵	المائدہ	۱۱۰	۲۰	۷	۸	الانعام	۱۹
۲۱	۷	۸	الانعام	۲۰	۲۲	۷	۱۵	الانعام	۸۱
۲۳	۸	۲	الانعام	۱۲۴	۲۴	۸	۱۲	الاعراف	۴۵
۲۵	۸	۱۷	الاعراف	۷۳	۲۶	۹	۸	الاعراف	۱۴۸

۲۷	۹	۱۱	الاعراف	۱۶۳	۲۸	۹	۱۳	الاعراف	۱۸۷
۲۹	۱۰	۹	التوبہ	۱۹	۳۰	۱۰	۱۵	التوبہ	۶۷
۳۱	۱۰	۱۵	التوبہ	۷۱	۳۲	۱۱	۱۲	یونس	۶۵
۳۳	۱۱	۱۳	یونس	۷۱	۳۴	۱۲	۲	ہود	۱۰
۳۵	۱۲	۶	ہود	۶۱	۳۶	۱۴	۴	الحجر	۵۱
۳۷	۱۴	۵	الحجر	۷۹	۳۸	۱۴	۱۲	النحل	۴۱
۳۹	۱۵	۱	الاسراء	۸	۴۰	۱۵	۱۲	الاسراء	۱۰۵
۴۱	۱۶	۵	مریم	۱۶	۴۲	۱۶	۵	مریم	۳۹
۴۳	۱۶	۹	مریم	۴۶	۴۴	۱۶	۹	مریم	۴۷
۴۵	۱۶	۱۰	طٰہٰ	۹	۴۶	۱۶	۱۱	طٰہٰ	۱۹
۴۷	۱۸	۱	المؤمنون	۹	۴۸	۱۸	۱	المؤمنون	۱۹
۴۹	۱۹	۹	الشعراء		۵۰	۲۰	۱۲	القصص	۸۸
۵۱	۲۰	۱۵	العنکبوت	۲۶	۵۲	۲۰	۱۶	العنکبوت	۴۱
۵۳	۲۱	۳	العنکبوت	۶۴	۵۴	۲۲	۱۹	یٰس	۱۳
۵۵	۲۳	۳	یٰس	۵۱	۵۶	۲۳	۴	یٰس	۷۶
۵۷	۲۳	۷	الصّٰفّٰت	۸۳	۵۸	۲۳	۱۱	صٓ	۲۱
۵۹	۲۳	۱۳	صٓ	۴۱	۶۰	۲۳	۱۵	الزمر	۳
۶۱	۲۳	۱۷	الزمر	۲۶	۶۲	۲۴	۶	المؤمن	۶
۶۳	۲۴	۱۲	المؤمن	۶۲	۶۴	۲۵	۱۳	الزخرف	۸۸
۶۵	۲۵	۱۴	الدخان	۷	۶۶	۲۵	۱۴	الدخان	۱۴

۱۷	۲۵	۱۴	الدخان	۱۵	۶۸	۲۶	۱۴	الذّٰرِیٰت	۲۴
۶۹	۲۷	۳	الطور	۱۱	۷۰	۲۷	۸	القمر	۶
۷۱	۲۷	۱۰	القمر	۴۷	۷۲	۲۷	۱۲	الرحمٰن	۴۳
۷۳	۲۷	۱۴	واقعہ	۲	۷۴	۲۸	۴	الحشر	۷
۷۵	۲۸	۱۳	المنٰفقون	۱	۷۶	۲۸	۲۰	التحریم	۱۱
۷۷	۲۹	۳	القلم	۳۳	۷۸	۲۹	۴	الحاقہ	۴۸
۷۹	۲۹	۴	الحاقہ	۵۱	۸۰	۲۹	۹	نوح	۴
۸۱	۳۰	۳	النازعات	۵	۸۲	۳۰	۳	النازعات	۹
۸۳	۳۰	۳	النازعات	۱۲	۸۴	۳۰	۳	النازعات	۱۵
۸۵	۳۰	۵	عبس	۱۲	۸۶	۳۰	۱۳	الغاشیہ	۱۲
۸۷	۳۰	۱۵	البلد	۵	۸۸				

چند ضروری اصطلاحات

حرکت: زبر، زیر اور پیش کو حرکت کہتے ہیں۔

متحرک: جس پر زیر، زبر اور پیش ہو اس کو متحرک کہتے ہیں۔

فتحہ: زبر کو فتحہ بھی کہتے اور جس حرف پر زبر ہو اسے مکسور کہتے ہیں۔

کسرہ: زیر کو کسرہ بھی کہتے ہیں اور جس حرف پر زیر ہو اسے مکسور کہتے ہیں۔

ضمہ: پیش کو ضمہ بھی کہتے ہیں جس حرف پر پیش ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

تنوین: دو زبر، دو پیش اور دو زیر کو تنوین کہتے ہیں اور جس حرف پر تنوین ہو اسے منون کہتے ہیں۔

تشدید: تشدید شد کو کہتے ہیں اور جس حرف پر شد ہو اسے مشدد کہتے ہیں۔

سکون: جزم کو کہتے ہیں جس حرف پر جزم ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

حروف حلقی: وہ حروف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں وہ حروف حلقی کہلاتے ہیں۔ وہ یہ
ہیں۔ ی، ہ، ع، ح، غ، خ

حرف بحری: وہ حرف جو ہونٹوں کی تری سے نکلے جیسے۔ ب

حرف بری: وہ حرف جو ہونٹوں کی خشکی سے نکلے جیسے م

حروف لین: وہ حروف جو نرمی سے ادا ہوں واو اور یا ساکن ماقبل مفتوح

مد: حرف کو اس کی اصلی مقدار سے زیادہ لمبا کر کے پڑھنا۔

اظہار: نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو کو غنہ کے پڑھنا۔

غنہ: ناک میں آواز لے جا کر پڑھنا۔

اعادہ: جس کلمے پر وقف کیا ربط کلام کے لیے اس سے یا اس سے پہلے والے کلمے سے
پڑھنا۔

ادغام: دو حرفوں کو ملا کر ایک کر دینا۔

مُدغم: وہ حرف جسے دوسرے حرف میں ملایا جائے۔

مدغم فیہ: جس حرف میں ملایا جائے۔

ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

اخفاء: ادغام اور اظہار کی درمیانی حالت۔

تفخیم: حروف کو پُر پڑھنا۔

ترقیق: حروف کو باریک پڑھنا۔

ترتیل: بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہر حرف کو دوسرے حرف سے ممتاز اور جدا کر کے پڑھنا۔

حدر: جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔

مخارج: منہ کے وہ حصے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں۔

حروف متشابہ: جن کی شکل ملتی جلتی ہو صرف نقطے کا فرق ہو جیسے ب، ت، وغیرہ

حروف غیر متشابہ: جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہو جیسے۔ ب، ج وغیرہ

حروف قریب الصوت: جن کی آواز دوسرے حرف سے ملتی ہو جیسے۔ ت، ط وغیرہ

حروف بعید الصوت: جن کی آواز دوسرے حرف سے نہ ملتی ہو جیسے خ، ذ، ق

حروف فوقانی: جن کے اوپر نقطہ ہو جیسے۔ ت، خ

حروف تحتانی: جن کے نیچے نقطہ ہو جیسے۔ ب

حروف متحد المخرج: وہ حروف جن کا مخرج ایک ہو جیسے ت، د، ط

حروف مختلف المخرج: وہ حروف جن کے مخرج الگ الگ ہوں

قرأت میں وہ غلطیاں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ علمِ تجوید پر لکھی گئی اکثر کتابوں میں قرأت میں ہونے والی غلطیاں بیان ہونے سے رہ جاتی ہے جن کے سبب نماز فاسد ہو جاتی ہے اور قاری کو اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس امر کی شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ علمِ تجوید کی کتابوں میں ان غلطیوں کا تذکرہ کیا جائے تا کہ قاری ان غلطیوں پر مطلع ہو اور قرأت میں ان غلطیوں کا احتمال نہ رہے چنانچہ احقر نے ذیل میں ان غلطیوں کی نشاندہی کے لیے فقہ کی مشہور و معروف کتاب ''بہارِ شریعت'' کا جو حضرت فقیہہ ملت مولانا امجد علی رحمۃ اللہ کی تصنیف کردہ ہے، انتخاب کیا ہے۔ مثالوں کے ذریعے ان غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنیٰ بگڑ گئے نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔

مسئلہ: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنیٰ نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں مثلاً لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ تَعْبُدُ اور اگر اتنا ۲ ہو کہ اس کا اعتقاداً اور قصداً پڑھنا کفر ہو تو احوط یہ کہ اعادہ کرے مثلاً عَصٰیٓ اٰدَمُ رَبَّهُمْ میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور ''اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا'' میں جلالت کو رفع اور

العلماء کو زبر پڑھا اور فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْن میں ذال کو زیر پڑھا "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" میں کاف کو زیر پڑھا اور اَلْمُصَوِّرُ کے واو کو زبر پڑھا۔

(ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں ی پر تشدید نہ پڑھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں ب پر تشدید نہ پڑھی قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا میں ت پر تشدید نہ پڑھی نماز ہو گئی۔

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: مخفف کو مشدد پڑھا جیسے "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰهِ میں ذال کو تشدید کے ساتھ نہ پڑھا یا ترک ادغام کیا جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں لام ظاہر کیا نماز ہو جائے گی۔

(عالمگیری)

مسئلہ: حرف زیادہ کرنے سے اگر معنیٰ نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہو گی جیسے وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ میں ھ کے بعد ی زیادہ کی۔ هُمُ الَّذِیْنَ میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنیٰ نہ بگڑیں نماز فاسد ہو جائیں جیسے زَرَابِیُّ کو زَرَابِیْب. مَثَانِیَ کو مَثَانِیْنَ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیری)

مسئلہ: کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ. یونہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں۔ یونہیں وقف وابتداء کے بے موقع ہونا بھی بھی مفسد نہیں اگر چہ وقف لازم ہو مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ یا اَصْحٰبُ النَّارِ پر وقف نہ کیا اور اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پڑھ دیا اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ پر وقف کر کے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنیٰ کا فساد ہوتا ہے یا نہیں اگر معنیٰ فاسد ہو جائیں گے نماز جاتی رہے گی جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اور

اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَّ جِبَالاً ۔ اور اگر معنی متغیر نہ ہوں تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا اور فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ تُفَّاحٌ وَّ رُمَّانٌ ۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنیٰ فاسد نہ ہوئے جیسے جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا میں دوسرے سَيِّئَةٍ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنیٰ فاسد ہوں جیسے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں لا نہ پڑھا جائے تو نماز فاسد ہوگئی۔

(ردالمحتار)

مسئلہ: کوئی حرف کم کر دیا اور معنیٰ فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلا خ کے اور جَعَلْنَا جیسے جیم کے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنیٰ فاسد نہ ہوں مثلاً بروجہ ترخیم شرائط کے کے ساتھ حذف کیا جیسے ''يَا مَالِكُ'' میں ''يَا مَالِ'' پڑھا تو فاسد نہ ہوگی یونہیں ''تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا'' میں تَعَالِ پڑھا ہو جائے گی۔

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا اگر معنیٰ فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے علیم کی جگہ حکیم اور اگر معنیٰ فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ''وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ'' میں فَاعِلِيْنَ کی جگہ ''غَافِلِيْنَ'' پڑھا اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں نماز فاسد ہوگی جیسے ''مَرْيَمُ ابْنَةُ غَيْلَان'' اور قرآن میں ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ جیسے مَرْيَمُ ابْنَتُ لُقْمَانَ''۔

حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنیٰ فاسد ہوں نماز فاسد ہے ورنہ نہیں جیسے ''قَسْوَرَةٍ'' کو قَوْسَرَةٍ پڑھا عَصْفٍ کی جگہ عَفْصٍ پڑھا فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ کو اِنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں۔ یہی حکم کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے جیسے ''لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ کو زَفِيْرٌ پر مقدم کیا فاسد نہ ہوئی اور ''اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ نَعِيْم'' پڑھا فاسد ہوگئی۔

(عالمگیری)

مسئلہ: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے ''وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ'' پر وقف کر کے ''اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ

نَعِيْمٍ ''پڑھا یا ''اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ'' کی جگہ ''فَلَهُمْ جَزَآءُ الْحُسْنٰى'' پڑھا نماز ہوگئی۔

(عالمگیری)

مسئلہ: کسی کلمہ کو مکرر پڑھا تو معنیٰ فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگئی جیسے ''رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' جب کے بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہوگیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

(ردالمحتار)

مسئلہ: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اگر لاپروائی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علماء کرام ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنیٰ فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھیں ہوں ان کی قضا لازم۔ اس کی تفصیل باب الامامت میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ: ط ت. ث ص. ذ ز ظ. ا ء ع. ہ ح. ض ذ ظ. ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنیٰ فاسد ہونے کی صورت نماز نہ ہوگی اور بعض تو س ش، ذ، ج، ق ک، میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ: مد، غنہ، اظہار، اخفائی، امالہ، بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سننا بھی حرام مگر مد ولین میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک ۔ جائے

(عالمگیری)

مسئلہ: اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔

زائد الف

ہم یہاں پر ان جملہ کلمات کو بھی بیان کر رہے ہیں جن میں الف ہونے کے باوجود نہیں

پڑھا جاتا ۔ محذوف کردیا جاتا ہے۔عموماً قرآن مجید میں اس پر نشان لگا ہوتا ہے
پس جس الف پر یہ نشان لگا ہو اس الف کو نہیں پڑھا جائے گا۔

نمبر شمار	قرآنی الفاظ	کس حرف کے بعد کا الف نہیں پڑھا جاتا
۱	الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ سورۂ آلِ عمران، پ ۳، آیہ ۱	مّٓ کے بعد اللہ کا الف (وصل کی صورت میں الف نہیں)
۲	اَفَا۠ئِنْ مَّاتَ پ ۴، رکوع ۶، آیۃ ۱	ف کے بعد کا
۳	لَاَ۠اِلَى اللّٰهِ پ ۴، رکوع ۸، آیۃ ۳	لا کے ل کے بعد کا
۴	تَبُوْٓءَا۠ پ ۶، رکوع ۰، آیۃ ۴	ہمزہ کے بعد کا
۵	مَلَا۠ئِهٖ پ ۹، رکوع ۳، آیۃ ۴	ل کے بعد کا ہر جگہ
۶	لَاَ۠اَوْضَعُوْا پ ۱۰، رکوع ۳، آیۃ ۵	ل کے بعد کا
۷	ثَمُوْدَا۠ پ ۱۲، رکوع ۶، آیۃ ۸	و کے بعد کا الف یہ لفظ قرآن میں ۲ جگہ آیا ہے
۸	تَتْلُوَا۠ پ ۱۳، رکوع ۱۰، آیۃ ۴	و کے بعد کا الف
۹	لَنْ نَّدْعُوَا۠ پ ۱۵، رکوع ۱۴، آیۃ ۲	و کے بعد کا الف

۱۰ لِشَاْیْءٍ — ش کے بعد کا
پ۱۵، رکوع ۱۶، آیۃ ۱

۱۱ لٰکِنَّاْ — ن کے بعد کا
پ۱۵، رکوع ۱۷، آیۃ ۷

۱۲ لَاْاَذْبَحَنَّہٗ — ل کے بعد کا
پ۱۹، رکوع ۱۷، آیۃ ۷

۱۳ بِئْسَ الْاِسْمُ — س اور ل کے بعد کے الف
سورۃ حجرات، پ۲۶،
رکوع ۲، آیۃ ۱

۱۴ اَلظُّنُوْنَاْ — ن کے بعد کا الف
پ۲۱، رکوع ۱۸، آیۃ ۲

۱۵ نَبْلُوَاْ — و کے بعد کا الف
سورۃ محمد، پ۲۶، رکوع ۴،
آیۃ ۳

۱۶ لَاْاِلَی الْجَحِیْمِ — ل اور ی کے بعد کا الف
پ ۲۳، رکوع ۶، آیۃ ۴۷

۱۷ سَلٰسِلَاْ — ل دوم کے بعد کا الف
پ۲۹، رکوع ۱، آیۃ ۴

۱۸ کَانَتْ قَوَارِیْرَاْ قَوَارِیْرَاْ — دونوں قواریرا کے بعد کا الف
پ۲۹، رکوع ۱، آیۃ ۵

۱۹ اَنَاْ — ہر جگہ ن کے بعد کا الف

قرآن حکیم کے وہ کلمات جن کی حرکات کے تغیر کے سبب کفر عائد ہوتا ہے۔

تلاوتِ قرآن حکیم کے وقت اس کے کلمات کی حرکات وسکنات کی ادائیگی میں اتنی احتیاط لازم ہے جتنی کہ ان کلمات کے رموز وعلامات کے وقت۔ تاکہ حرکات وسکنات کی ادائیگی کے وقت کسی بھی قسم کا کی اعراب میں غلطی کا سبب نہ بن جائے۔ جمہور علماء کے مطابق قرآن حکیم میں بیس مقامات ایسے ہیں جہاں حرکات کے کی وتبدل کے سبب نادانستہ کفر کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ اور قاری کو معلوم ہی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اُن مقامات کی نشاندہی کی جائے تاکہ قاری انہیں غلط پڑھ کر گناہ گار نہ ہو وہ مقامات درج ذیل ہیں۔

ان کلماتِ قرآنی کا نقشہ جن کی حرکات کے تغیر و تبدل سے کفر عائد ہوتا ہے۔

نمبر شمار	صحیح اعراب	غلط اعراب	کس حرف کے اعراب کو غلط پڑھنے سے گناہ ہوگا۔
۱	اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سورۃ فاتحہ، رکوع ۱۔	اَنْعَمْتُ	تْ کو پیش سے
۲	اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سورۃ فاتحہ، رکوع ۱۔	اِيَاكَ ۔ اَيَاكَ	دونوں اِیّاکَ کو تشدید کے

۳	وَاِذِبْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ سورۃ بقرہ، رکوع ۱۵	اِبْرَاهِیْمُ رَبَّهٗ	ابراھیم کی م کو پیش رَبّہ کی ب کو زبر سے
۴	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ سورۃ بقرہ، رکوع ۳۳	دَاوٗدَ جَالُوْتُ	د کو زبر اور ت کو پیش سے
۵	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سورۃ بقرہ، رکوع ۳۴	اَللّٰهُ	الف کو مد یعنی فتحہ اشباعی سے
۶	وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ سورۃ بقرہ، رکوع ۳۶	یُضَاعَفُ	ع کو زبر سے
۷	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ سورۃ نساء، رکوع ۲۲	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ	ش اور ذ کو زبر سے
۸	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ سورۃ توبہ، رکوع ۱	رَسُوْلِهٖ	لِ اور ہ کو زیر سے
۹	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ سورۃ بنی اسرائیل ۲	مُعَذَّبِیْنَ	ذ کو زبر سے
۱۰	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ سورۃ طٰہٰ ۷	اٰدَمَ رَبُّهٗ	م کو زبر اور ب کو پیش سے
۱۱	اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سورۃ انبیاء ۶	كُنْتَ	ت کو زبر سے
۱۲	لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ سورۃ شعراء ۱۱	مِنَ الْمُنْذَرِیْنَ	ذ کو زبر سے

۱۳	يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ سورۃ فاطر، ۱۴	يخشَى اللّٰهُ مِنْ	اللّٰہ کی ہ کو پیش سے
۱۴	فِيهِمْ مُنْذِرِيْنَ سورۃ صافات، ۴	مُنْذَرِيْن	ذ کو زبر سے
۱۵	صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلَه سورۃ فتح، ۲	صَدَقَ اللّٰهَ وَرَسُوْلُه	اللّٰہ کی ہ کو زبر اور رسول کی ل کو پیش سے
۱۶	اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ سورۃ حشر، ۳	الْمُصَوَّرُ	و کو زبر سے
۱۷	اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ سورۃ حآقّہ، ۱	خَاطَئُوْن	ط کو زبر سے
۱۸	فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ سورۃ مزمل، ۱	فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ	ن کو زبر سے ل کو پیش سے
۱۹	فِيْ ظِلَالٍ سورۃ مرسلات، ۲	فِيْ ظَلَالٍ	ظ کو زبر سے
۲۰	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ سورۃ نازعات، ۲	اَنْتَ مُنْذَرُ	ذ کو زبر سے

کھڑی حرکات

سوال: کھڑی حرکات سے کیا مراد ہے اور ان کو کیسے پڑھیں گے۔

جواب: کھڑا زبر، کھڑی زیر اور الٹی پیش کو کھڑی حرکات کہتے ہیں۔ کھڑی حرکات حروف مدہ

کے قائم مقام ہیں یعنی کھڑا زبر الف مدہ، کھڑی زیری مدہ کے اور الٹا پیش واؤ مدہ کے برابر کھینچیں گے۔ کھڑی حرکات کو بھی معروف پڑھیں گے مجہول ہرگز نہیں پڑھیں گے۔

حروف مدہ

سوال: مد کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہیں؟

جواب: مد کے لغوی معنی درازگی اور اصطلاح تجوید میں حروف مدہ پر آواز کو دراز کرنے کو کہتے ہیں جبکہ ان میں اسباب مدہ میں سے کوئی سبب پایا جائے۔

سوال: حروف مدہ کتنے ہیں؟

جواب: حروف مدہ تین ہیں۔ ۱: الف مدہ ۲: واؤ مدہ ۳: ی مدہ

سوال: حروف مدہ کی تعریف کریں؟

جواب: اگر الف سے پہلے کسی بھی حرف پر زبر آ جائے تو الف مدہ ہوگا۔ مثلاً یاالف زبر یَا، اسی طرح وٗ ساکن سے پہلے کسی بھی حرف پر پیش آ جائے تو واؤ مدہ ہوگا مثلاً یا واؤ پیش یُوْ اسی طرح یٔ ساکن سے پہلے کسی بھی حرف کے نیچے زیر آ جائے تو ی مدہ ہوگا مثلاً یا ی زیر یِیْ۔ حروف مدہ کو دو حرکت یا الف کے برابر کھینچیں گے اس مدہ کو مد اصلی بھی کہتے ہیں۔

حرکات

سوال: حرکات کس کو کہتے ہیں؟

جواب: زبر، زیر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں جبکہ جدا جدا ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔

سوال: ان کی ادائیگی کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: زبر منہ کھول کر ادا کی جاتی ہے جبکہ زیر منہ اور آواز کو گرا کر ادا ہوتی ہے اور پیش

ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے ادا ہوتی ہے ان تمام حرکات کو معروف طریقے سے پڑھنا چاہیے نیز ان حرکات کو دگنی مقدار میں ادا کرنے سے الف، واو اور یائے مدہ پیدا ہوتے ہیں۔

سوال: کیا حرکت کو زیادہ کھینچ کر پڑھنے سے معنیٰ فاسد بھی ہو سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں بسا اوقات حرکت کو مقدار سے زیادہ کھینچ دینے سے معنیٰ فاسد ہو جاتے ہیں مثلاً ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۔

ترجمہ: پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں۔

لیکن اگر آیت کریمہ کے کلمے لَتُسْئَلُنَّ کو لَاتُسْئَلُنَّ پڑھا جائے گا تو معنیٰ بدل جائیں گے۔

''پھر ضرور نہیں پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں''

وقف

سوال: وقف کی تعریف بیان کریں؟

جواب: وقف کے لغوی معنیٰ ٹھہرنا ہے اور یہ وصل کی ضد ہے اور اصطلاحِ تجوید میں کلمے کے آخر حرف پر سانس اور آواز کو روک کر اسکان، روم اور اشمام سے ٹھہرنے کو وقف کہتے ہیں۔

سوال: اسکان کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس حرف پر وقف ہو اس کو ساکن کر دینا اسکان کہلاتا ہے۔

سوال: روم کیا ہوتا ہے؟

جواب: جس حرف پر وقف کیا اس کی حرکت کا کچھ حصہ خفیف آواز میں پڑھنا یہ کسرہ اور ضمہ میں ہوتا ہے۔

سوال: اشمام کیا ہے؟

جواب: جس حرف پر وقف کیا ہے اس کو ساکن پڑھتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا یہ صرف ضمہ میں ہوتا ہے۔

سوال: وقف کی بالحاظ وقف کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وقف کی بالحاظ وقف دو قسمیں ہیں۔

۱: اختیاری ۲: اضطراری

اختیاری: اس وقف کو کہتے ہیں جہاں قاری اپنے اختیار سے قصداً ٹھہراؤ کر کے سانس توڑ دے کہ اس کے بعد اس کی ابتدا صحیح ہو یعنی ایسی آہستہ یا ایسے لفظ پر قطع نفس کر دے کہ اگر اس کے بعد پڑھنا شروع کرے تو بوجہ قطع جامعانی اس پر گناہ عائد نہ ہو۔

اضطراری: وقف اضطراری اس وقف کو کہتے ہیں جو اپنے اختیار سے نہ ہو سانس پوری ہو جائے یا کھانسی آ جانے کی وجہ سے حالت اضطرار میں ہو۔

اصل کے اعتبار سے تو وقف کی دو ہی قسمیں ہیں لیکن ان کے علاوہ وقف کی ایک ی قسم بھی کی گئی ہے اور وہ اختیاری ہے جو اصل کے لحاظ سے وقف اختیاری کی قسم لیکن قراء حضرات نے اس کا ذکر الگ سے فرمایا ہے۔

اختیاری کے معنیٰ آزمانے کے ہیں یعنی اگر شاگرد سے استاد امتحاناً کسی کلمہ پر وقف کرنے کے لیے اور جاننے کے لیے دریافت کرے کہ آیا شاگرد اس کلمہ پر قاعدے کے مطابق وقف کر بھی سکتا ہے یا نہیں۔

انتظاری: یہ اس وقف کو کہتے ہیں جبکہ قاری مختلف روایت کی قرأت کا اجراء کرتے وقت کسی کلمہ پر وقف کرے تاکہ اس کلمہ کا دوسرے کلمہ پر عطف کر سکے۔

سوال: وقف اختیاری کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: وقف اختیاری کی محل وقف کے لحاظ سے چار قسمیں ہیں۔

۱: وقف تام ۲: وقف کافی ۳: وقف حسن ۴: وقف قبیح

وقف تام: اس وقف کو کہتے ہیں جہاں کوئی لفظی اور معنوی ۔باقی نہ رہے یعنی اپنے مابعد سے یہ تعلق اور مستغنی ہو مثلاً سورہ بقرہ کی پانچ آیات الٓمّٓ سے لے کر اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْن تک کی آیت۔ کہ یہ پانچ آیات مومنوں کی تعریف میں نازل ہوئی ہیں ان کے درمیان کوئی وقف تام نہیں ہر آیت کا پچھلی آیت سے کل مسلسل چلا آرہا ہے۔ مُفْلِحُوْن کے بعد کفار ومنافقین کی مذمت شروع ہوگئی اس لیے مُفْلِحُوْن پر تعریف کا اختتام ہوا یعنی بات پوری ہوگئی یہی وقف تام ہے۔

وقف کافی: اس وقف کو کہتے ہیں جو بظاہر وقف تام معلوم ہوتا ہے مگر درحقیقت تام نہ ہو بہ سبب تعلق معنوی اس کے مابعد ہے۔ یعنی اسی طرح کوئی دوسرا قصہ ایک باب اور مضمون کا شروع ہوکر چلا گیا۔ مثلاً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْن سے بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْن تک۔

کفار ومنافقین کی مذمت ہے پھر اس کے بعد بھی اسی طرح حالات منافقین سے اخبار ہے جس میں معنوی ۔بدستور قائم ہے۔

وقف حسن: اس وقف کو کہتے ہیں کہ جس میں دو مختلف کلاموں کے درمیان از روئے معنیٰ کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے مثلاً خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْم

ان آیات میں بظاہر لفظی تعلق معلوم ہوتا ہے لیکن از روئے معنیٰ علیحدہ ہیں یعنی قُلُوْبِهِمْ یا سَمْعِهِمْ پر وقف تو کر سکتے ہیں لیکن دوبارہ پڑھنے کی صورت میں خَتَمَ اللّٰهُ سے شروع کرنا پڑے گا۔

وقف قبیح: اس وقف کو کہتے ہیں جہاں ٹھہرنے سے کلام بھی پورا نہ ہو اور اس کا مطلب بھی سمجھ میں نہ آئے یا حقیقی معنیٰ میں فرق پڑ جائے اور اس کے معنیٰ کچھ سے کچھ بن جائیں تو اس صورت میں یہ وقف قبیح کہلاتا ہے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

سُکَارٰی کی آیت میں لَاتَقْرَبُواالصَّلٰوۃَ پر وقف کردے۔

حروف لین

سوال: حروف لین کو حروف لین کیوں کہتے ہیں؟

جواب: لین کے معنیٰ نرمی کے ہیں چونکہ یہ حروف نرمی کے ساتھ ادا کیے جاتے ہیں اس لیے انہیں حروف لین کہتے ہیں۔

سوال: حروف لین کتنے ہیں؟

جواب: حروف لین دو ہیں۔ ۱: و ۲: ی

سوال: حروف لین کی مکمل تعریف کریں؟

جواب: اگر واؤ ساکن سے پہلے کے حرف پر زبر آجائے تو وہ واؤ لین ہوگی اسی طرح اگر ی ساکن سے پہلے کسی بھی حرف پر زبر آجائے تو وہ ی لین ہوگی۔ حروف لین کی ادائیگی کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ان کو کو جھٹکے کے نرمی سے پڑھیں گے حروف لین کو بھی معروف پڑھیں گے۔ حروف لین میں مد ہونے کا سبب صرف ایک اور وہ سکون ہے۔ چاہے سکون عارضی ہو یا سکون لازمی۔ حروف لین کے ہجے اس طرح کریں یا واؤ زبر بَوْ، یا، یا زبر یَیْ

تنوین

سوال: تنوین کیا ہے؟

جواب: دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

سوال: نونِ قطنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: نون تنوین کے بعد اگر کوئی حرف ساکن آجائے تو اس تنوین کو زیر دے کر پڑھنا چاہیے اس کا نام نونِ قطنی ہے ایسے مقام پر چھوٹا سا نون بھی لکھ دیتے ہیں اگر یہ نون

بھی نہ لکھیں پھر بھی قاعدے کے اعتبار سے پڑھنا چاہیے۔

تنوین	اصلی حالت	نون قطنی آنے کے بعد
۔	الْحُسْنٰى جَزَاۤءً	الْحُسْنٰى جَزَاۤءَ
۔	الْمُسْتَقَرُّ يَوْمَئِذٍ	الْمُسْتَقَرُّ يَوْمَئِذِ
۔	الَّذِى قَدِيْرٌ	الَّذِى قَدِيْرُ

واضح رہے کہ حالت وقف میں نون قطنی نہیں پڑھا جاتا۔

رموز اوقاف قرآن

سوال: وقف لازم کو وقف لازم کیوں کہتے ہیں؟

جواب: وقف لازم اس وقف کو کہتے ہیں جس کے متروک ہونے سے فساد معنیٰ لازم آئے لہٰذا یہاں وقف کرنا لازم ہوتا ہے۔

سوال: کیا وقف لازم پر وقف نہ کرنے والا گناہ گار ہوگا؟

جواب: جی ہاں جانتے بوجھتے وقف نہ کرنے والا سخت گناہ گار ہوگا۔ کیونکہ یہاں پر وصل قطعاً ممنوع ہوتا ہے اس پر وقف نہ کرنے سے گناہ عظیم اور بعض مقامات پر کفر کا اندیشہ ہے۔

سوال: وقف لازم کی کیا علامت ہے؟

جواب: وقف لازم کی علامت ''م'' ہے۔

سوال: وقف مطلق کی علامت کیا ہے؟

جواب: وقف مطلق کی علامت ''ط'' ہے۔

سوال: کیا وقف مطلق پر ٹھہرنا چاہیئے؟

جواب: وقف مطلق پر ٹھہرنا چاہیے کیونکہ سلسلۂ کلام جاری ہے کہنے والے کا مطلب ابھی پورا

نہیں ہوا۔

سوال: وقف جائز کی علامت کیا ہے؟

جواب: وقف جائز کی علامت "ج" ہے۔

سوال: یہاں ٹھہرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: یہاں ٹھہریں تو بہتر نہ ٹھہرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

سوال: وقف مرخص کی علامت "ص" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ رخصت کو ظاہر کرتی ہے یعنی یہ علامت ظاہر کرتی ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی وجہ سے پڑھنے والا وقف کر دے تو رخصت ہے۔

سوال: علامت "لا" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: لا کے معنی نہیں کے ہیں یہ علامت کبھی آیت کے اختتام پر لکھی جاتی ہے اور کبھی آیت کے اندر آیت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے آیت کے اختتام پر ٥لا ہو تو بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے اور بعض کے نزدیک نہیں دونوں صورتوں میں آیت کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوال: ق کیا ہے؟

جواب: قیل لا وقف علیہ کا مخفف ہے یعنی کہا گیا ہے کہ اس پر وقف نہیں ہے۔

سوال: "قف" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کے معنی ہے ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں لکھی جاتی ہے کہ جہاں یہ احتمال ہو کہ پڑھنے والا اسے ملا کر پڑھے گا۔

سوال: "س" یا "سکتہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہاں ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ ٹوٹنے پائے جیسے بَلْ سکتہ رَانَ

سوال: "وقفہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: وقف سے مراد سکتہ طویلہ ہے یعنی بہ نسبت سکتہ کے ذرا زیادہ ٹھہریں مگر اس شرط کے ساتھ کہ اپنی سانس نہ توڑیں۔

سوال: "ز" کس چیز کی علامت ہے؟

جواب: وقف مجوز کی علامت ہے یہاں ٹھہریں تو جائز ہے لیکن نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

سوال: قرآن پاک میں بعض جگہ "وقف النبی ﷺ" لکھا ہوتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: وقف النبی ﷺ سے مراد وہ وقف ہے جہاں حضور اکرم ﷺ نے وقف فرمایا۔

سوال: گول "ۃ" یا "ہ" کسی چیز کی علامت ہے؟

جواب: گول ۃ یا ہ وقف تام کی علامت ہے اس میں آیت مابعد کا ماقبل سے کسی بھی قسم کا نہیں رہتا خواہ وہ لفظی ہو یا معنوی۔ اب یہ چھوٹے گول دائرے کی شکل میں ہوتا ہے یہاں آپ کو ٹھہرنا چاہیے۔

سوال: "ق" کس کی علامت ہے؟

جواب: ق قد قیل علیہ الوقف کا اختصار ہے یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

سوال: "ک" کس کی علامت ہے؟

جواب: کذالک کا مخفف ہے یعنی جو علامت سے پہلے گزری وہی یہاں سمجھی جائے۔ لیکن یہ اس صورت میں کیا جائے گا جبکہ کوئی اور علامت بھی موجود ہو۔

سوال: "صل" کیا ہے؟

جواب: قد یوصل کا مخفف ہے یہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

سوال: "صلے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ الوصل اولیٰ کا مخفف ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

صفات الحروف

سوال: صفت کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغت میں صفت "مَاقَامَ بِالشَّیْءِ مِنَ الْاَعْرَاضِ" کو کہتے ہیں یعنی وہ چیز جو کسی دوسری چیز کے سہارے قائم ہو۔ اصطلاح تجوید میں اس کی تعریف یہ ہے کہ صفت حروف کی وہ کیفیت ہے جو مخرج سے ادا ہوتے وقت اس کو لاحق ہوتی ہے مثلاً حرف کا سخت یا نرم ہونا یا سانس اور آواز کا جاری رہنا یا بند ہو جانا۔

سوال: صفت کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: صفت کا فائدہ یہ ہے کہ صفات کی مدد سے حروف کی آواز کا فرق معلوم ہوتا ہے اور مختلف مخارج والے حروف کو خوبی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ مثلاً تا، طا کا مخرج تو ایک ہے مگر تا صفت استفال اور انفتاح کی وجہ سے باریک اور طا صفت استعلاء اور اطباق کی وجہ سے پُر پڑھا جاتا ہے۔

سوال: صفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: صفات کی دو قسمیں ہیں۔

۱: صفاتِ لازمہ　　　۲: صفاتِ عارضہ

سوال: صفاتِ لازمہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: صفاتِ لازمہ وہ صفات ہیں جو حرف کے لیے ہر وقت ضروری ہوں اور بغیر ان کے ادا نہ ہو سکے مثلاً اگر دال میں صفت قلقلہ ادا نہ ہو تو دال ادا ہی نہ ہو۔

سوال: صفاتِ عارضہ کی تعریف کریں؟

جواب: صفاتِ عارضہ وہ صفات ہیں جو حروف کے لیے ضروری نہ ہوں یعنی کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں اور ان کے کوبھی حرف ادا ہو سکتا۔ صرف حرف کی تحسین نہ رہے مثلاً "ر" اگر مکسور ہو تو باریک اور اگر مفتوح و مضموم ہو تو پُر پڑھی جاتی ہے۔

سوال: صفت لازمہ کی اقسام بیان کریں؟

جواب: صفت لازمہ کی دو قسمیں ہیں۔

ا:صفات لازمہ متضادہ ۲:صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

سوال: صفاتِ لازمہ متضادہ کتنی ہیں؟

جواب: یہ صفاتِ لازمہ متضادہ جو ایک دوسرے کی ضد ہوں یہ دس ہیں۔

صفاتِ لازمہ متضادہ

نمبر شمار	صفت	ضد
۱	ہمس	جہر
۲	شدت، متوسط	رخاوت
۳	استعلاء	استفال
۴	اطباق	انفتاح
۵	اذلاق	اصمات

سوال: ہمس کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ہمس کے لغوی معنیٰ پستی اصطلاح تجوید میں پست اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مھموسہ کہتے کہا جاتا ہے۔

حروف مھموسہ کو ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں منا اور کمزوری پائی جاتی ہے حروف مھموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ حَثَّهُ شَخْصٌ فَسَكَتَ ہے اور وہ حروف یہ ہیں۔

ت، ث، ح، خ، س، ش، ص، ف، ک، ہ

سوال: صفت جہر کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاح تجوید میں بلند اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مجہورہ کہا جاتا ہے، حروف مجہورہ کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں بلندی اور قوت پائی جاتی ہے حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس حروف مجہورہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ا، ب، ج، د، ذ، ر، ز، ض، ط، ظ، ع، غ، ق، ل، م، ن، و، ء، ی

صفت جہر صفت ہمس کی ضد ہے۔

سوال: شدت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں سخت اور قوی آواز کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں۔ حروفِ شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں شدت اور قوت پائی جاتی ہے۔ حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بَکَتُ ہے اور وہ حروف یہ ہیں۔

ا، ب، ت، ج، د، ط، ق، ك

سوال: صفت رخاوت کی تعریف بیان کریں؟

جواب: رخاوت شدت کی ضد ہے اصطلاح تجوید میں نرم اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف رخویہ کہا جاتا ہے۔ حروفِ رخویہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں نرمی اور ضعف پایا جاتا ہے یہ حروف شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ حروف، حروف رخوہ ہیں۔

ث، ح، خ، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ظ، غ، ف، و، ہ، ی

سوال: توسط کی تعریف تفصیلاً بیان فرمائیں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں شدت اور رخاوت کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے کو کہتے

ہیں۔جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف متوسطہ کہا جاتا ہے۔حروف متوسطہ کو ادا کرتے وقت نہ تو آواز پورے طور پر بند ہوتی ہے کہ شدت پیدا ہوجائے اور نہ ہی پورے طور پر جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہوجائے۔ ا درمیانی حالت میں رہتی ہے۔حروف متوسطہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ ہے اور وہ حروف یہ ہیں۔

حروف متوسطہ: ر،ع،ل، م، ن

سوال: صفت استعلاء کے بارے میں تفصیلاً لکھیے؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کا تالو کی طرف بلند ہونے کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے اس لیے یہ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں۔یہ حروف سات ہیں۔

حروفِ مستعلیہ: خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق

سوال: صفت استفال کے بارے میں کچھ بیان کریں؟

جواب: یہ استعلاء کی ضد ہے، اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کا تالو کی طرف نہ اٹھنے کو کہا جاتا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مستفلہ کہا جاتا ہے۔حروفِ مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی بلکہ نیچی رہتی ہے اس وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس حروف مستفلہ ہیں ان کا مجموعہ ثَبَتَ عز من یجود حرفه از سل شکا

حروف مستفلہ:

ا،ب،ت،ث،ج،ح،د،ذ،ر،ز،س،ش،ع،ف،ک،ل،م،ن،و،ہ،ء،ی۔

سوال: صفت اطباق کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کا پھیل کر تالو سے چمٹ جانے یا مل جانے کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مطبقہ کہا جاتا ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف بہت ہی پُر پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مطبقہ چار ہیں۔

حروفِ مطبقہ: ص، ض، ط، ظ

سوال: صفت انفتاح کی تعریف کریں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں زبان کا تالو سے جدا رہنے کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف منفتحہ کہتے ہیں ان حروف کو ادا کرتے وقت تالو سے جدا رہتی ہے۔ انفتاح، اطباق کی ضد ہے۔ حروف مطبقہ کے علاوہ باقی ۲۵ حروف منفتحہ ہیں جن کا مجموعہ یہ مَنْ اَخَذَ وجه سَعَة عَذَّ کَا حَقّ لَهٗ شَرْبُ غَیْث۔

حروفِ منفتحہ: ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ئ، ی

سوال: صفت اذلاق کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں حروف کا دانتوں ہونٹوں یا زبان کے کناروں سے پھسل کر بہ سہولت ادا ہونے کو کہتے ہیں۔ حروف مذلقہ اپنے مخرج سے پھسل کر بہ آسانی ادا ہوتے ہیں حروف مذلقہ چھ ہیں جن کا مجموعہ۔ فَرَّ مِنْ لُبِّ

حروف مذلقہ: ب، ر، ف، ل، م، ن

سوال: اصمات کی تعریف بیان کریں؟

جواب: اصطلاحِ تجوید میں حروف کا اپنے مخارج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہونے کو کہا جاتا ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مصمتہ کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخارج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔ یہ اذلاق کی ضد ہے حروف مذلقہ

کے علاوہ ۲۳ حروف مصمتہ ہیں۔

حروفِ مصمتہ:

ا،ت،ث،ج،ح،خ،د،ذ،ز،س،ش،ص،ض،ط،ظ،ع،غ،ق،ک،و،ہ،ء،ی

صفاتِ لازمہ متضادہ

حروف مہموسہ دس ہیں	فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ	باقی انیس حروف مجہورہ ہیں
حروف شدیدہ آٹھ ہیں حروف متوسطہ پانچ ہیں	اَجِدُ قَطٍّ بَكَتْ لِنْ عُمَرْ	ان دونوں کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ ہیں
حروف مستعلیہ سات ہیں	خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ	باقی بائیس حرو مستفلہ ہیں
حروف مطبقہ چار ہیں	ص،ض،ط،ظ	باقی پچیس حروف منفتحہ ہیں
حروف مذلقہ چھ ہیں	فَرَّ مِنْ لُبٍّ	باقی تئیس حروف مصمتہ ہیں

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

سوال: صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی تعریف بیان کریں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب: صفاتِ لازمہ تعریف پیچھے صفت لازمہ متضادہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ صفت لازمہ غیر متضادہ وہ صفات ہیں جن کی ضد موجود نہیں

صفات لازمہ غیر متضادہ کی پانچ قسمیں ہیں،

۱:صفیر ۲:قلقلہ ۳:تکریر ۴:تفشی ۵:استطالت

صفیر: صفیر کے لغوی معنی سیٹی کے ہیں اصطلاحِ تجوید میں سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں جن حروف میں یہ صف پائی جاتی ہے ان کو حروف صفیریہ کہا جاتا ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے یہ تین حروف ہیں۔

حروف صفیریہ: ز، س، ص،

قلقلہ: اصطلاحِ تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہا جاتا ہے۔ ان حروف کے ادا کرتے وقت سکون کی حالت میں ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی نکلتی ہے حروف قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ قطب جد ہے۔

حروف قلقلہ: ب، ج، د، ق، ط

اگر حروفِ قلقلہ مشدد ہوں تو اس کی ادائیگی میں دیر لگا کر قلقلہ ادا کرنا جائز ہے۔

تکریر: اصطلاحِ تجوید میں نوک زبان میں کپکپاہٹ پیدا ہونے کو کہتے ہیں یہ صفت صرف را میں پائی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے اصل تکرار سے بچنا چاہیے۔ صرف نوک زبان میں ہلکی سے کپکپاہٹ پیدا ہونی چاہیے۔

تفشی: اصطلاحِ تجوید میں منہ میں آواز کے پھیلنے کو کہتے ہیں یہ صفت صرف ش میں پائی جاتی ہے اور ش کو ادا کرتے وقت منہ میں آواز پھیل جاتی ہے۔

استطالت: اصطلاحِ تجوید میں حرف کے مخرج میں دیر تک آواز کے جاری رہنے کو کہتے ہیں یہ صفت حرف ضاد میں پائی جاتی ہے ضاد کو ادا کرتے وقت زبان شروع مخرج سے آخر مخرج تک آہستہ آہستہ لگتی ہے جس کی وجہ سے طوالت پیدا ہوتی ہے۔

نقشہ مخارج حروف و صفات حروف

ا	جوف دہن	جہر	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	
ب	دونوں ہونٹوں کی تری سے	=	شدت	=	=	ازلاق	
ت	نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں	ہمس	=	=	=	اصمات	قلقلہ

ث	نوک زبان اور ثنایا علیا کے کنارے	=	رخاوت	=	=	=	
ج	درمیان زبان درمیان تالو	جہر	شدت	=	=	=	قلقلہ
ح	وسط حلق	ہمس	رخاوت	=	=	=	
خ	ابتدائے حلق	=	=	استعلاء	=	اصمات	
د	نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں	جہر	شدت	استفال	=	=	
ذ	نوک زبان اور ثنایا علیا کے کنارے	=	رخاوت	=	=	=	
ر	زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ کا اتصال ثنایا علیا	=	توسط	=	=	اذلاق	تکریر
ز	نوک زبان اور ثنایا سفلی کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا	=	رخاوت	=	=	اصمات	صفیر
س	نوک زبان اور ثنایا سفلی کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا	ہمس	=	=	=	=	=
ش	درمیان زبان درمیان تالو	=	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	تفشی
ص	نوک زبان اور ثنایا سفلی کے کنارے مع اتصال ثنایا سفلی	=	=	استعلاء	اطباق	=	صفیر
ض	حافہ لسان یعنی زبان کا دلی کنارہ اور اوپر کے داڑھوں کی جڑیں	جہر	=	=	=	=	استطالت

ط	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں	=	شدت	=	=	=	قلقلہ
ظ	نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کنارے	=	رخاوت	=	=	=	
ع	وسطِ حلق	=	توسط	استفال	انفتاح	=	
غ	ابتدائے حلق	=	رخاوت	استعلاء	=	=	
ف	ثنایا علیا کے کنارے اور شفت سفلی کا تر حصہ	ہمس	=	استفال	=	اذلاق	
ق	زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ	جہر	شدت	استعلاء	=	اصمات	قلقلہ
ک	زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ	ہمس	=	استفال	=	=	
ل	زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ کے اوپر تالو کی جانب والے حصے	جہر	توسط	=	=	اذلاق	
م	دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے	=	=	=	=	=	
ن	زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ کے اوپر تالو کی جانب والے	=	=	=	=	=	

و	دونوں ہونٹوں کی گولائی سے ادا ہوتا ہے	=	رخاوت	=	=	اصمات	
ۃ	انتہائے حلق	ہمس	=	=	=	=	
ھ	انتہائے حلق	جہر	شدت	=	=	=	
ی	درمیان زبان اور درمیان تالو	=	رخاوت	=	=	=	

صفات عارضہ

صفات عارضہ سے مراد حروف کی وہ صفات جو حروف میں کبھی ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتی یہ صفات ادا نہ ہوں تو وہ حروف تو صحیح ہوں گے البتہ ان کی تحسین میں کمی آ جائے گی جیسے را مفتوح ہو تو پُر اور مکسور ہو تو باریک پڑھی جاتی ہے۔ صفات عارضہ سترہ ہیں جو مختلف حالتوں میں مختلف حروف میں پائی جاتی ہے۔ صفات عارضہ یہ ہیں۔

۱	**ترقیق**	باریک پڑھنا	۲	**تفخیم**	پُر پڑھنا
۳	**ابدال**	بدلنا	۴	**تسھیل**	نرمی کرنا
۵	**اثبات**	حرف کو باقی رکھنا	۶	**حذف**	حرف کو ختم کرنا
۷	**مدہ**	مد کرنا	۸	**امالہ**	فتحہ کو کسرہ اور الف کو یا کی طرف مائل کرنا
۹	**لین**	نرمی سے پڑھنا	۰	**غنہ**	ناک میں آواز جا کر پڑھنا
۱	**اظھار**	حرف کو ان کے مخرج سے بے غنہ کے پڑھنا	۲	**ادغام**	ملا دینا

۳	**قلب**	بدلنا
۴	**اخفاء**	پوشیدہ کرنا یا بین الاظہار والا ادغام یعنی اظہار و ادغام کی درمیانی حالت
۵	**ادغام شفوی**	میم کو میم میں مدغم کرنا
۶	**اخفاء شفوی**	میم کے بعد ب ہو تو میم کو پوشیدہ کر کے پڑھنا
۷	**اظہار شفوی**	میم کے بعد م، ب اور الف کے علاوہ باقی چھبیس حروف میں سے کوئی حرف ہو

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"PDF BOOK فقہ حنفی"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری